# اللہ کا انتقام

تحریر قاری نوید مسعود ہاشمی

مسلم لیگ ن کے قائد میاں محمد نواز شریف کہتے ہیں کہ لال مسجد میں پانچ پانچ سال کی بچیوں اور بچوں کو قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے گولیوں اور بمباری کے ذریعے شہید کیا گیا جو کہ انتہائی دردناک بات ہے جنرل (ر) حمید گل کا ایک انٹرویو میں کہنا ہے کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ میں معصوم بچیاں زندہ جلا کر ماردی گئیں.....ان کی ایک نا بوت میں چھ چھ لاشیں ڈال کر خفیہ طور پر دفنا دی گئیں.....آخر وہ بھی تو کسی کی بہنیں تھیں.....کسی کی بیٹیاں تھیں؟

زبان خلق کہہ رہی ہے کہ ملک میں آٹے، بجلی، گیس کا بحران عذاب خداوندی سے کم نہیں ہے اور قوم پر یہ عذاب اس لئے آیا کہ پوری قوم کی دیکھتی آنکھوں کے سامنے لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ کے مظلوم طلباء اور طالبات کو بجلی، گیس، پانی بند کر کے بھوکا پیاسا تڑپا تڑپا کر زندہ جلایا گیا اور یہ قوم ان بچوں اور بچیوں کو بچانے کیلئے کچھ نہ کر سکی.....

دوسری طرف ملک کے تین بڑے مسلکوں کے جید علماء کرام نے ملک کی موجودہ صورتحال پر مشترکہ اور تفصیلی مؤقف جاری کیا ہے جس پر تفصیلی کالم کسی اور نشست میں لکھوں گا، وہ اکابر علماء کرام حکومتی بداعمالیوں پر رقمطراز ہیں.....''امریکہ اور بھارت کے مقابلے میں بزدلی دکھائی گئی.....اور تمام تر بہادری کا مظاہرہ، وانا وزیرستان، سوات، بلوچستان اور لال مسجد کے نہتوں پر کیا گیا اور خواتین کے حقوق کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں نے جامعہ حفصہؓ کی سینکڑوں خواتین و طالبات کا قتل عام کر کے وائٹنگن کی شاباش حاصل کی''۔ میں کالم لکھ رہا تھا کہ اسی دوران میرے موبائل کی گھنٹی بجی میں نے سیل آن کیا تو دوسری طرف ایک نوجوان تھا اس نے کہا ہاشمی صاحب کیا بتاؤں میری بہن جامعہ حفصہؓ کی طالبہ تھی وہ آپریشن کے دوران زندہ تو بچ گئی مگر اب اس کی حالت مُردوں والی ہے کچھ کھاتی پیتی نہیں ہے..... جب بھی کھانا پیش کیا جاتا ہے یہ کہہ کر چیخیں مار کر اٹھ جاتی ہے کہ میری کتنی ہی سہیلیاں بھوکی پیاسی گولیوں سے بھون دی گئیں انہیں تو کسی نے کھانا نہیں پہنچایا تھا.....راتوں کو ڈر کر یہ کہتے ہوئے اٹھ جاتی ہے''وہ دیکھو مجھے بم سے مارنے کیلئے پولیس آرہی ہے.....''

وہ نوجوان کہہ رہا تھا، سمجھ میں نہیں آرہا کیا کروں؟ میں اسے آخر کیا جواب دیتا.....لال مسجد آپریشن نے تو میرے دل کی دنیا بھی اجاڑ دی ہے اب تو زندگی بھی بوجھ محسوس ہوتی ہے.....میری زندگی میں دیکھتی آنکھوں کے سامنے یوں ہنستے مسکراتے چہروں کو خاک وخون میں تڑپا دیا جائے گا یہ تو کبھی سوچا بھی نہ تھا.....

روشن خیالی، اعتدال پسندی اور جدت پسندی اس قدر بھیانک، مکروہ اور ہولناک چہرے کے ساتھ نمایاں ہوگی اس کا تو اندازہ ہی نہیں تھا..... 25 جنوری کے اخبارات میں لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ آپریشن کے دوران زندہ بچ جانے والے تیرہ سالہ بچے حافظ محمد آصف کا انٹرویو شائع ہوا ہے جس میں اس نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ'' آپریشن کے دوران اس نے اپنے سے چھوٹے اور بڑے درجنوں ساتھیوں پر فائرنگ اور بمباری ہوتے اور ان کی لاشوں کو اپنی آنکھوں سے گرتے دیکھا.....اور آپریشن میں حصہ لینے والے مدرسے کے کمسن اور بڑی عمر کے طلباء وطالبات کو گولی مارنے کے بعد ان کے بدن پر خطرناک تیزاب ڈال دیا جاتا تا کہ ان کا بدن شناخت کے قابل نہ رہے بلکہ زیادہ تر طلباء وطالبات کا گوشت گل کر صرف ہڈیاں باقی رہ گئیں، آپریشن کے دوران جب معصوم طلباء وطالبات کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا، بعض نے انکار کر دیا اور بعض معصوم بچوں طلباء وطالبات کو پکڑ پکڑ کر قتل کرتے رہے.....پریس کلب تخت بھائی میں تیرہ سالہ بچے حافظ محمد آصف ولد شیر رحمٰن نے اپنی آپ بیتی بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب اس نے ہوش سنبھالا تو اس کا والد شیر رحمٰن آبپارہ اسلام آباد میں موٹر مکینک کا کام کرتا تھا اور ہم یہیں پر رہائش پذیر تھے، میں اور میرا بڑا بھائی 30 سالہ محمد قاصد حفظ مکمل کرنے کے بعد لال مسجد ہی میں زیر تعلیم تھے، مجھے آج تک پتہ نہیں چلا کہ میرا بڑا بھائی قاصد زندہ ہے یا وہ بھی تیزاب پھینک کر زندہ جلایا جا چکا ہے اس کا کہنا تھا کہ ہم تقریباً چالیس پچاس ساتھیوں کے ہمراہ مدرسہ کے تہ خانے آب کی نالی کے ذریعے زندہ سلامت نکل آئے لال مسجد کے قریب ایک پٹھان سائیکل مکینک نے مجھے ہمدردی کے طور پر اپنے گاؤں بٹ خیلہ ملاکنڈ ایجنسی بھجوا دیا اور تین ہفتے تک اپنے گھر رکھا، پھر اس نے مجھے مردان لا کر یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ وہ خود غریب ہے اور میری مزید پرورش نہیں کر سکتا، مردان میں ٹھوکریں کھاتا ہوا پیر سری پہنچا، جہاں مجھے ایک شخص محمد یونس اپنے گھر لے گیا اور ایک مدرسے میں داخل کروا دیا'' اس بچے نے اپنا موبائل نمبر بھی اخبار میں چھپوایا ہے اگر سابق ق لیگ حکومت کے ترجمان محمد علی درانی، طارق عظیم یا فاتح لال مسجد مسٹر اعجاز الحق اس سے رابطہ کر کے ان باتوں کی تصدیق کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

اب یہ بات تو ملک کے تمام طبقات میں نہایت شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی ہے کہ سانحہ لال مسجد کے بعد جس تیزی کیساتھ ملک کے حالات بگڑے ہیں اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا بلکہ بعض دانشور تو یہ تک کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ سوات کے بعد کوہاٹ اور درہ آدم خیل تک باقاعدہ جنگ کا چھڑ جانا ان معصوم بچیوں کی بددعاؤں کا نتیجہ ہے کہ جنہیں جامعہ حفصہؓ میں فاسفورس میزائلوں سے زندہ پھونک ڈالا گیا تھا، یہ رب کا عذاب نہیں تو اور کیا ہے کہ قبائلی مسلمان اور پاک فوج کے جوان ایک دوسرے

پر بڑھ چڑھ کر حملے کر رہے ہیں..... میرے قارئین اس بات کے گواہ ہیں کہ میں نے ابھی لال مسجد کا سانحہ رونما بھی نہیں ہوا تھا تب سے اس بات پر زور دینا شروع کیا تھا کہ جامعہ حفصہؓ اور لال مسجد کے بچوں اور بچیوں سے مذاکرات کا راستہ اختیار کر کے مسائل کا حل تلاش کیا جائے، بموں اور گولیوں سے مسائل حل ہونے کے بجائے مزید خراب ہو جائیں گے..... لیکن کمیونسٹ اور نام نہاد لبرل قوتوں کے لکھاری مذبریا جی، حسن نثار وغیرہ جامعہ حفصہؓ کی معصوم بیٹیوں پر جھوٹے افسانے تراش کر حکومت پر زور دیتے رہے کہ ان سب کو صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالا جائے، آج جب قبائلی مسلمانوں اور پاک فوج کے درمیان جنگ پشاور سے صرف چالیس کلومیٹر دور تک پہنچی ہوئی ہے تو مذبریا جی صاحب سے پوچھا جائے کہ اب اس جنگ کو کیسے روکا جائے؟ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ مذبریا جی اینڈ کمپنی اسلحہ اٹھا کر درہ آدم خیل پہنچ جاتی..... کیا پاک فوج کے جوانوں نے مرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے؟ مسلمانوں پر گولیاں برسانے کے مشورے دینے والے یہ دانشور قلم کی آڑ میں ملک میں جو نفرتوں کے الاؤ دہکاتے رہتے ہیں کیا ان کی ذمہ داری نہیں کہ جن کو وہ دہشتگرد سمجھتے ہیں ان کے خلاف عملاً بھی جنگ کے میدان میں اتر پڑیں، لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ کو مٹا ڈالنے کے مشورے کیوں دیئے جاتے رہے اگر کسی لبرل دانشور کی بیٹی یا بیٹا اس کی بات تسلیم نہیں کرتے کیا وہ اسے قتل کر دیتا ہے؟ اچھے ماں باپ ناراض بچوں اور بچیوں کو سلیقے سے منایا کرتے ہیں نہ کہ ان کے قتل عام پر تل جاتے ہیں..... ریاست کو بھی ماں کا مقام حاصل ہوتا ہے آج پاکستان کے کروڑوں عوام کہہ رہے ہیں کہ جامعہ حفصہؓ اور لال مسجد والوں کا اتنا بڑا قصور نہیں تھا کہ جتنی بڑی سزا انہیں دے دی گئی..... جامعہ حفصہؓ اور لال مسجد کے شہداء کا ہر وہ شخص، وہ جماعت، وہ لکھاری مجرم ہے کہ جو لال مسجد پر حملہ آور قوتوں کا حامی تھا..... اور جن سیاسی، غیر سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے اس آپریشن کو رکوانے کیلئے ایک دن کی ہڑتال تک کی عوام سے اپیل کرنے سے بھی گریز برتا وہ بھی کل قیامت کے دن رب کے حضور جوابدہی کیلئے تیار رہیں..... ساری طاقت میزائلوں اور راکٹ لانچروں میں تلاش کرنے والے کالم نگار اس پروردگار کی طاقت کیوں بھول جاتے ہیں کہ جو رب صرف لفظ ''کن'' کہہ کر ساری کائنات کو بھوسے کی مانند کر دینے پر قدرت رکھتا ہے..... مسلم لیگ ن کے قائد میاں نواز شریف کو انتخابی مہم کے مسئلے پر شہدائے لال مسجد کے لہو کی ضرورت پیش آئی ہے..... لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس وقت لال مسجد آپریشن عین عروج پر پہنچا ہوا تھا میاں صاحب نے لندن میں اے پی ڈی ایم کا اجلاس بلا رکھا تھا، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جیسے 9 مارچ کے دن چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کی معطلی کی وجہ سے انہوں نے ایسا ہی ایک اجلاس ملکی حالات کی سنگینی کے پیش نظر ملتوی کر دیا تھا..... لال مسجد آپریشن کی وجہ سے اے پی ڈی ایم کا اجلاس بھی ملتوی کر دیتے لیکن افسوس کہ میاں صاحب نے ایسا نہ کیا بلکہ عین اس موقع پر کہ جب لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ پر فاسفورس میزائل برس رہے تھے انہوں نے پوری قومی لیڈر شپ کو اپنے گرد لندن میں اکٹھا کئے رکھا..... جب پانچ پانچ برس کے معصوم بچوں کو گولیوں اور بموں سے بچانے کا موقع تھا اس وقت ان کی جماعت سمیت کسی بھی سیاسی جماعت نے کچھ نہ کیا..... حتیٰ کہ نام نہاد انسانی حقوق کے ادارے بھی کھلی آنکھوں کے ساتھ ظلم ستم کے یہ سارے مناظر دیکھتے رہے..... بلکہ پاکستان میں موجود انسانی حقوق کے نام نہاد اداروں نے تو اس خونریزی کی راہ ہموار کرنے کیلئے لاکھوں جتن کئے تھے وہ اس خونریزی کے خلاف کیسے آواز بلند کر سکتے تھے.....؟ میرے نزدیک اگر ہم جامعہ حفصہ اور لال مسجد کے معصوم بچوں اور بچیوں کو زندہ جلائے جانے سے بچانے کیلئے کچھ نہ کر سکے تو پھر کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ شہدائے لال مسجد کے ایشو پر عوام کے جذبات ابھار کر ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ علامہ عبدالرشید غازی شہیدؒ سمیت سینکڑوں بچوں اور بچیوں نے اپنا لہو مغربی جمہوریت کو بچانے کیلئے نہیں بہایا تھا..... عوام ان بہروپیوں سے ہوشیار رہیں کہ جو شہدائے لال مسجد کے خون کے واسطے دیکر ان سے ووٹ مانگ رہے ہیں..... شہدائے لال مسجد مغربی جمہوریت اور اس کے پیدا کردہ بدبودار نظام کے بدترین مخالف تھے..... وہ وطن عزیز کے اندر خالص اسلامی نظام کے نفاذ کے مطالبے پر اپنی جانیں وار گئے..... وہ ملک کا عدالتی نظام ہو یا اقتصادی، نظام معیشت ہو یا معاشرت اسے اسلام کے تابع کروانا چاہتے تھے..... وہ ملک سے بے حیائی، فحاشی اور سود کا خاتمہ چاہتے تھے..... اگر کسی قومی یا صوبائی امیدوار کو شہدائے لال مسجد سے محبت ہے اور وہ ان کے مشن کو مکمل کرنے کا عزم رکھتا ہے تو اسے چاہئے سب سے پہلے وہ اپنے اندر اسلام لائے..... باقی یہ کہنا کہ اگر ہم جیت گئے تو حکومت میں آ کر لال مسجد کے مجرموں سے انتقام لیں گے..... یہ انتہائی فضول اور عوام کو دھوکہ دینے والی بات ہے..... مسلمانوں کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ تقریباً 1368 سال قبل ''کربلا'' برپا کرنے والوں سے انتقام کسی ایم این اے یا ایم پی اے نے نہیں لیا تھا..... بلکہ خدا اور قدوس کا تکوینی نظام حرکت میں آیا اور کربلا کے مجرم قیامت تک کیلئے کرہ ارض کے انسانوں میں نفرت وحقارت کی علامت بن گئے..... جو رب 1368 سال قبل تھا، وہی رب قہار آج بھی زندہ وقائم ہے..... شہدائے لال مسجد کے مجرموں کے خلاف اس کا تکوینی نظام حرکت میں آ چکا ہے اور مجھے یقین ہے کہ جامعہ حفصہؓ کی مظلوم بیٹیوں کے مجرم پروردگار کی پکڑ سے بچ نہیں پائیں گے، کیونکہ قرآن کا فیصلہ ہے کہ ''بے شک تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے''۔